السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آنحضرت ﷺ کی قبر کے علاوہ اور کسی جگہ پر ''یا رسول اللہ'' کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یارسول اللہ'' کا لفظ آنحضرت ﷺ کو پکارنا ہے اور پکارا اسی کو جاتا ہے جو حاضر ہو ایسے آدمی کا عقیدہ گویا یہ ہے کہ آپ ہر جگہ موجود ہیں اور یہ چیز علم محیط کے بغیر نہیں ہو سکتی اور علم محیط اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور ایسا علم کسی '' دوسرے کے لیے ثابت کرنا شرک ہے۔

ملا حسین خباز نے اپنی کتاب ''مفتاح القلوب'' میں لکھا ہے ''اموات غائبات کو اس حیثیت اور اعتقاد سے پکارنا کہ وہ حاضر ہیں، مثلاً یارسول اللہ اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ، سو یہ کفر ہے، یہی وجہ ہے کہ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی اللہ اور رسول کی شہادت سے نکاح کرے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا اور نکاح کرنے والا کافر ہو جائے گا کیونکہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی ﷺ غیب جانتے ہیں (بحر الرائق وغیرہ)۔

اور نبی یا کسی دوسرے کو ندا کرنے یا درود اور غیر درود میں ندا کرنے کا جو فرق کیا جاتا ہے وہ ہماری سمجھ سے تو بالاتر ہے کیونکہ ندا تو حاضر کے لیے ہوتی ہے اور نبی بھی حاضر نہیں ہوتا۔ نہ درود کے وقت اور نہ کسی دوسرے وقت، درود کے متعلق صرف اتنا ثابت ہے کہ اس کو فرشتے پہنچا دیتے ہیں، پس ندا حاضر ہونے کے عقیدہ کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہ عقیدہ شرک ہے تو ایسے الفاظ شرکیہ سے پرہیز کرنا نہایت ضروری ہے اگر کوئی ''صلوة الحاجة'' کی روایت سے استدلال کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت نبی ﷺ حاضر تھے، اور اب ان الفاظ کو حکایت حال ماضی کے طور پر پڑھ دیتے ہیں۔ جیسے نماز کے التحیات میں پڑھتے ہیں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنے رسالہ ''تحصیل البرکات فی بیان معنی التحیات'' میں لکھا ہے، کہ اگر کوئی یہ کہے کہ التحیات میں خطاب کے انداز میں سلام پڑھا جاتا ہے، حالانکہ رسول پاک وہاں موجود نہیں ہوتے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسے حکایت حال ماضی کے طور پر پڑھا جاتا ہے اور اس کے علاوہ بخاری شریف میں مروی ہے کہ صحابہ آپ کی زندگی میں خطاب سے پڑھتے تھے اور آپ کے بعد ''السلام علی النبی'' (نبی پر سلام ہو) کے الفاظ پڑھنے لگے تھے، پس ان الفاظ سے استدلال نہیں ہے، (واللہ اعلم۔ (سید محمد نذیر حسین

[فتاویٰ نذیریہ]

جلد01